بفیض روحانی

تاجدار اہلسنت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، سرکار مفتی اعظم قدس سرہما

غیر متبدل فیصلۂ شرعیہ

بابت

مفتی غلام محمد خان ناگپوری

مرتبہ

انیس عالم سیوانی لکھنؤ

شائع کردہ

امام احمد رضا فاؤنڈیشن لکھنؤ

نام کتاب : غیر متبدل فیصلۂ شرعیہ
مرتب : انیس عالم سیوانی لکھنؤ

تعداد :
سن اشاعت : صفر المظفر ۱۴۴۷ھ مطابق ۲۰۲۵ء
قیمت :

۷۸۶
۹۲

فیصلہ غیر متبدل

وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین مفتی اعظم، تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری اور شہزادۂ صدر الشریعہ، ممتاز الفقہا، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری کا فیصلہ مفتی غلام محمد خان ناگپوری و مفتی شمیم احمد نوری سے متعلق یقیناً غیر متبدل اور مسلک امام احمد رضا کے عین مطابق ہے، اس کی مخالفت نہیں کرے گا مگر ضدی، ہٹ دھرم اور شریعت محمدیہ حقہ کا مخالف

□

قضیہ مفتی غلام محمد خان ناگپوری

۱۹۹۹ء کی بات ہے مولانا شمیم احمد نوری گوندیا ناگپور میں امامت کرتے تھے، گوندیا کے رہنے والے قاسم پٹھان نامی شخص کے جنازہ کی نماز پڑھائی، کچھ دنوں بعد ناگپور سے مفتی غلام محمد صاحب کو مسلم جماعت گوندیا نے وہاں کی جامع مسجد کے امام کو توبہ کرانے کے لیے بلایا، چونکہ گوندیا جامع مسجد کے امام کے خلاف دار العلوم امجدیہ ناگپور سے فتویٰ آیا تھا، بہر حال مسلم جماعت کی دعوت پر مفتی غلام محمد صاحب گوندیا آئے اور امام جامع مسجد گوندیا سے توبہ کرائی، پھر مولانا شمیم احمد نوری کی جانب متوجہ ہوئے اور کہا کہ آپ بھی توبہ کیجئے جواب میں شمیم نوری صاحب نے کہا کہ میں کس وجہ سے توبہ کروں؟ تو مفتی غلام محمد صاحب نے کہا کہ آپ نے قاسم پٹھان کی نماز جنازہ پڑھائی جو کافر تھا، مولانا شمیم نوری نے کہا کہ میں تو قاسم پٹھان کو سنی مسلمان سمجھتا ہوں، کافر نہیں سمجھتا، اس کا کفر مجھ کو نہیں معلوم، اگر آپ کو معلوم ہے تو دلیلِ کفر پیش کیجئے، لیکن مفتی صاحب نے پھر یہی کہا کہ آپ اگر چہ کافر نہیں سمجھتے تھے آپ کو معلوم ہو یا نہ ہو بہر حال جنازہ پڑھانا حرام تھا، آپ حرام سے توبہ کیجئے، باقی لوگ کفر سے توبہ کریں، تجدید ایمان و نکاح و بیعت کریں، پس میں نے کہا کہ اگر آپ کا حکم ہے تو میں توبہ کر لیتا ہوں مگر پٹھان کو کافر نہیں مانوں گا، جب تک کہ آپ دلیلِ کفر نہ پیش کر دیں، اور مجلس ختم ہوگئی۔

مولانا شمیم نوری کو شاید کچھ اندیشہ رہا ہو اس لیے انہوں نے اس مکالمہ کی آڈیو ریکارڈنگ کر لی تھی، اس ریکارڈنگ نے مفتی غلام محمد صاحب کی مصیبت بڑھا دی،

اس مسئلے کولیکر مولانا شمیم احمد نوری نے مرکزی دارالافتاء بریلی شریف سے استفتاء کیا جس کا جواب مرکزی دارالافتاء کے مفتی محمد ناظم صاحب بارہ بنکوی نے تحریر کیا اور قاضی عبدالرحیم بستوی علیہ الرحمۃ نے اس کی تصدیق فرمائی، مرکزی دارالافتاء کا فتویٰ مفتی غلام محمد ناگپوری کے خلاف تھا، ناگپوری صاحب کا مولانا شمیم نوری سے توبہ کرانا غلط تھا، اب یہاں سے یہ مسئلہ مفتی غلام محمد صاحب کے لیے ان کی ناک کا مسئلہ بن گیا اور جب مسائل شرعیہ میں انا کی بات آجائے تو پھر آدمی صحیح غلط نہیں دیکھتا بلکہ اس کی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ وہ صحیح ہے اور سامنے والا غلط۔

بقول مفتی کوثر حسن مفتی غلام محمد صاحب سے خطائی الفکر ہوئی

مفتی غلام محمد صاحب اس لیے بھی پریشان تھے کہ ناگپور کے وہ رہنے والے تھے، وہاں اطراف میں لوگ انہیں جانتے پہچانتے تھے، اکثر اس طرح کے جھگڑوں میں ان کا نام سب سے اوپر ہوتا تھا، بریلی اور اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم کا نام لیکر عوام اور علماء پر اپنا دباؤ بنائے رہتے تھے، خود ان کا بھی اور ان کے معتقدین کا یہ خیال تھا کہ ناگپوری صاحب جو کہہ دیں گے بریلی شریف سے وہی کہا جائے گا لیکن اس بار عمر رسیدہ مفتی صاحب کو قدرے الگ تجربہ ہوا کہ بریلی کا فتویٰ ان کے خلاف تھا جس سے ان کا بھڑکنا امر یقینی تھا، وہی ہوا، حالانکہ اس مسئلہ میں مفتی غلام محمد صاحب خطا پر تھے، بغیر ثبوت انہوں نے کلمہ گو کی تکفیر کی تھی، جس کا اعتراف اشہری جماعت کے سلطان العلماء مفتی کوثر حسن صاحب چھپروی ثم بلرامپوری کو بھی کرنا پڑا، مفتی کوثر حسن صاحب نے مفتی غلام محمد صاحب کو الزام شنیع سے بچانے کی ہزار کوششیں کیں پھر بھی تسلیم کیا اور بقلم خود لکھا کہ مفتی غلام محمد صاحب سے ''خطائی الفکر'' ہوئی، مفتی کوثر حسن بلرامپوری صاحب کے جملے نقل کر رہا ہوں تا کہ متعصب اور خدا کی پکڑ سے بے نیاز، مسلک کی دھجیاں اڑانے والے مولانا مجتبیٰ اور ان کے

چند حواریوں کو پتہ چل جائے کہ ان کے فقیہ عصر نے نانا شریف اور جناب نواسہ کی فقہ دانی کا کیا حال کیا ہے۔

''بنا بریں اس (شمیم نوری) پر الزام کفر نہیں آئے گا، مگر مفتی غلام محمد خاں صاحب قبلہ مرحوم پر بھی اس وجہ سے کہ انہوں نے الزام کفر دیا سوا خطائی الفکر کے کوئی حکم ہائل یا الزام شنیع نہیں کیونکہ ممکن کہ اس احتمال سے انہیں ذہول ہوا ہو، مسئلہ ان کی سمجھ میں ویسا ہی آیا ہو، یونہی حضرات ذی علم اہل سنن نے مفتی صاحب کی نسبت اگر کوئی کلمۂ ہائل کہا ہے تو وہاں بھی امثال مراعات لازم ہیں'' (درس اسلاف لمعۂ ثانیہ ص ۴۵)

اشہری طبقہ خوش ہے کہ ان کے فقیہ عصر نے دلائل کے انبار لگا دیے اور پنچائتی تحقیق کے سہارے نانا جان کو کفر سے بچا لیا، حالانکہ مولانا مجتبیٰ جن کو فقیہ عصر تسلیم کرتے ہیں انہوں نے صاف صاف لکھا کہ مفتی غلام محمد سے خطائی الفکر ہوئی، مفتی غلام محمد صاحب کے لیے مفتی کوثر حسن صاحب ''خطائی الفکر اور ذہول'' کے الفاظ لکھے، معلوم نہیں مولانا مجتبیٰ نے کیسے برداشت کر لیے؟ میں نے مفتی کوثر حسن صاحب کی اس افسانوی تحقیق کو پنچائتی لکھا، ہوسکتا ہے کہ پڑھنے والے کسی غلط فہمی کے شکار ہوں اس لیے وضاحت ضروری ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ مفتی غلام محمد صاحب نے مولانا شمیم نوری کو کافر کہا بعد میں گرفت سے بچنے کے لیے کہا کہ مولوی ہارون نے مولانا شمیم نوری کے بدلنے کو کفر بتایا جس کی ہم نے تصدیق کر دی، حضرات ذی علم اہل سنن (حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر) نے بحیثیت شرعی حکم مولانا شمیم نوری کا کفر نہ ثابت کر پانے کے سبب مفتی غلام محمد صاحب پر حکم کفر پلٹنے کا فیصلہ سنایا۔

اس تفصیل کے بعد قائین ذرا غور کریں اگر یہی جملے کسی اور نے کہے ہوتے تو مفتی کوثر حسن صاحب کی تحقیق کیا ہوتی؟ مفتی غلام محمد اور ان کے شریف طینت پیدائشی

شریف نواسے اور فقیہ عصر مفتی کوثر حسن نے کفر اور اسلام کو بچوں کا کھلونا بنا دیا، کمال ہے کہ نہیں؟ علم وفضل اور تقوی وطہارت کے پُتلہ، عمر رسیدہ مفتی صاحب ایک عالم کی تکفیر فرمارہے ہیں جبکہ ان کے پاس کفر کا ثبوت نہیں، تکفیر اور توبہ کرانے کی اتنی عجلت کیا تھی؟ جس عبارت کی بنیاد پر حکم لگارہے ہیں اس کی سمجھ نہیں پھر بھی حکم توبہ پر مصر۔

لیکن محقق عصر کا کمال تفنن کہ اپنے شاگرد مولانا شمیم نوری کو بھی کفر سے بچالیا، مفتی غلام محمد صاحب پر کفر پلٹنے سے انہیں اس طرح بچالیا جیسے کہ غلام محمد صاحب کسی بنکر میں ہوں، ان پر کفر کیسے پلٹ سکتا ہے؟ وہ خواہ کتنوں ہی کو کافر کہیں، ہزار فہمائش کے باوجود حق قبول نہ کریں، اپنی ضد اور اڑیل رویے کے آگے ذی علم اہل سنن کی ایک نہ سنیں پھر بھی ہر قسم کی گرفت سے محفوظ، ماشاء اللہ یہ ہے تحقیق، فقیہ عصر کے اس کنسیشنل (Cencessional) تحقیق کا چالیسواں حصہ بھی اگر ظفر ادیبی اور امان اللہ پھلواروی کو میسر آجاتا، تو شاید فقیہ عصر کی نظر میں وہ بھی رحمۃ اللہ علیہ ہوجاتے۔

اچھا مفتی صاحب کی یہ بھی عظیم کرامت کہ مولانا شمیم نوری، مفتی غلام محمد خان کے ساتھ ساتھ حکم کفر پلٹانے والوں کو بھی اپنے رعایتی فتوے سے محروم نہ کیا بلکہ جہاں غلام محمد صاحب کو ''خطا فی الفکر'' اور ''ذہول'' جیسے الفاظ سے نوازا وہیں ان کے مخالف حضرات کو ''حضرات ذی علم اہل سنن'' لکھا۔

بقول سید حسینی میاں مفتی غلام محمد صاحب نے توبہ کیا لیکن نواسہ کو قبول نہیں

مفتی غلام محمد صاحب کے مرنے کے تقریباً ۱۲/سال بعد غالباً ۲۰۱۳ء عرس حشمتی کا موقع تھا، پہلی بھیت میں پیر طریقت حضرت علامہ سید شاہ حسینی میاں

صاحب علیہ الرحمۃ نے مجھے ایک تحریر پڑھکر سنائی تھی جسمیں انہوں نے ذکر کیا تھا کہ میں اور مولانا سید قمر علی نے مفتی غلام محمد صاحب کے انتقال سے چند دن قبل ان سے ملاقات کی اور کہا کہ آپ توبہ کرلیں ورنہ کہیں آپ کے جنازہ کا معاملہ نہ پھنس جائے، یہ سننے کے بعد مفتی صاحب کچھ سوچنے لگے، سید حسینی میاں صاحب کا بیان ہے کہ مفتی صاحب جب کچھ سوچتے تھے تو سر آسمان کی طرف کرکے شہادت کی انگلی گھماتے، اس وقت بھی ایسا ہی کیا، سر اوپر اٹھایا اور انگلی گھماتے رہے تھوڑی دیر بعد بولے ''لو کرلیا'' اس پر ہم دونوں نے کہا کہ اسے لکھ دیجئے تاکہ ثبوت ہوجائے، اس پر مفتی غلام محمد صاحب نے کہا کہ دو چار دن میں مولانا مجیب اشرف صاحب باہر سے آنے والے ہیں، مدرسے کو لیکر کچھ اختلاف ہے وہ آجائیں تو ہم دونوں باتیں لکھ دیں گے بقول سید حسینی میاں صاحب ''اس کے چار دن بعد مفتی صاحب دنیا سے چل بسے'' اسے قدرے فرق کے ساتھ مفتی کوثر حسن صاحب نے بھی درس اسلاف کے ص ۵۵/پہ نقل کیا ہے، اسی صفحہ ۵۵/پہ مفتی کوثر حسن صاحب نے مفتی غلام محمد صاحب پر کفر پلٹانے والے علماء کو ''حضرات داعین الی الخیر'' لکھا ہے، اور مفتی غلام محمد صاحب کے علم اور تفقہ کا اس طرح بھجیا بنایا کہ '' گو کہ حضرات داعین الی الخیر سے آپ (مفتی غلام محمد) کے شبہ کا رفع شافی نہ ہوا''۔ یعنی تاج الشریعہ جیسے عظیم، عبقری فقیہ وداعی اور محدث کبیر دامت برکاتہم العالیہ جیسے مدقق، باحث، مناظر، ممتاز الفقہاء کے سمجھانے اور بار بار افہام وتفہیم کے بھی مفتی غلام محمد صاحب کو تفسیر خازن کی ایک چھوٹی سی عبارت اور فتاوی رضویہ کی اردو عبارتیں نہ سمجھ میں آسکیں بلکہ شبہ کا شبہ برقرار رہا، معلوم نہیں قبر میں بھی شبہ باقی ہے یا زائل ہوا؟

مفتی کوثر حسن صاحب نے اپنی تحقیق میں حضرت سید حسینی میاں صاحب کے خط کا اقتباس نقل کرکے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مفتی غلام محمد صاحب نے

حضرت سید حسینی میاں اور سید قمر علی صاحب کے سامنے توبہ و رجوع کر لیا تھا لہذا تفسیر خازن اور فتاویٰ رضویہ کو بے سمجھے جو حکم کفر انہوں نے دیا تھا اس سے انہوں نے حسینی میاں اور سید قمر علی صاحبان کے سامنے رجوع کر لیا اس لیے ان کی فائل اب بند کر دینی چاہئے۔

فقیہ عصر تو سید حسینی میاں کو کوڈ کریں اور شریف نانا کی شریف جنریشن (Generation) لکھے ''جو حضرات سمجھتے ہیں کہ فقیہ عصر نے الزام شنیع نہ ہونے کی علت مولانا سید حسینی صاحب کے توبہ والے بیان کو بتائی تو وہ غلط کہتے ہیں، ہمیں نہ ان سے کوئی واسطہ ہے نہ انہیں جواب دینے کی ضرورت'' (کتابچہ ضیائے حقانیت ص۱۹)

اگر سید حسینی میاں سے کوئی تعلق نہیں تو فقیہ عصر سے کہنا تھا کہ اسے شامل تحقیق نہ کریں، اس سے نانا کی غلطی پکڑی جا رہی ہے اور ہم نانا، نواسے کا عقیدہ ہے کہ ہم دونوں امکان خطا سے باہر ہیں، نانا توبہ کیسے کر سکتے ہیں؟ توبہ کا دروازہ پہلے سے ہماری فیملی پر بند ہے اور نانا نے نواسے کے لیے بھی بند کرا دیا ہے۔

پہلے قرضہ چکائیں

نانا کی حمایت میں جناب نواسہ صاحب نے مخالفین کو چیلنج کرتے ہوئے اپنی ویڈیو کلپ میں پانچ لاکھ روپیہ کے انعام کا اعلان کیا ہے۔

یہ پانچ لاکھ کا اعلان صرف اہل ناگپور کو دھوکہ دینے کے لیے ہے، انعام کا اعلان اپنی حیثیت کے اعتبار سے آدمی کو کرنا چاہئے، جو لوگ دوسروں کا قرضہ لیکر قرض چکانے کی حیثیت نہ رکھتے ہوں ان کو اس قسم کا اعلان زیب نہیں دیتا، اور اس قسم کے اعلان کی کوئی اہمیت نہیں۔

برادرم! پانچ لاکھ کا انعام دیں نہ دیں جن لوگوں کا قرضہ لیکر Silent

Mode میں سارے شریف برادران آ گئے ہیں، سوچیے پانچ لاکھ اگر قرضے والے کو دے دیں گے تو کم از کم بروز حشر اتنے کے حساب و کتاب سے تو بچ جائیں گے۔

اقرار جرم کے بعد توبہ کا مطالبہ ہوا

پھر سن لیں! انیس کانچ والے کے یہاں مجلس محاکمہ میں نانا جان نے اقرار جرم کیا، مولانا شمیم نوری کا کفر نہیں ثابت کر سکے، اسی مجلس میں بیک زبان تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان، محدث کبیر دامت برکاتہم اور قاری صغیر احمد جوکھن پوری نے توبہ و رجوع کا مطالبہ کیا تھا لیکن نانا جان کی قسمت میں توبہ نہیں تھی، وہ اسی حال میں دنیا سے گئے، اس لیے کہ سید حسینی میاں صاحب علیہ الرحمۃ کا توبہ والا بیان عند الشرع مقبول ہو کہ نہ الگ مسئلہ ہے لیکن آپ نے تو خود ہی حسینی میاں اور ان کے بیان کو Reject کر دیا۔

جس وقت توبہ و رجوع کا حکم دیا گیا تھا اس وقت مولانا شمیم نوری اور مفتی غلام محمد صاحب دونوں کے حَکَم محدث کبیر تھے، جب ہی محدث کبیر نے رجوع کا مطالبہ کیا تھا، اس وقت وعدہ کر کے مفتی غلام محمد صاحب چلے گئے کہ کل آئیں گے لیکن انیس کانچ والے کے یہاں محدث کبیر اور دیگر حضرات انتظار کرتے رہے نانا جان مجلس میں نہ آئے نہ توبہ کیا، اس کے بعد جان چھڑانے کے لیے یہ ترکیب ڈھونڈی کہ ہم نے محدث کبیر کو حَکَم سے معزول کر دیا، فیصلے کے بعد اب حَکَم مانیں نہ مانیں اس سے فیصلۂ شرعیہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جناب نے اپنی ویڈیو میں جھوٹ کی انتہا کر دی کہ فیصلۂ شرعیہ کو اعلیٰ حضرت نے غلط اور باطل فرمایا، آپ کا بیان سن کر ایسا لگتا ہے کہ فیصلۂ شرعیہ کے بعد اعلیٰ حضرت نے فتاویٰ رضویہ لکھی ہو، اقرار، شہادت، نکول وغیرہ جو کچھ اعلیٰ حضرت نے فرمایا ہے وہ سب اپنی جگہ درست ہے لیکن اس سے نانا جان کی راہ آسان نہیں ہوتی، عوام کو دھوکہ دینے کے لیے فتاویٰ

رضویہ کی عبارتوں کو بے موقع محل پیش کرنا کسی سنی صحیح العقیدہ یا شریف آدمی کا کام نہیں ہوسکتا۔

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

یہ بھی بتا دیں کہ ہم یہ خیال باندھ کہ نہیں بیٹھے ہیں کہ آپ ہمارے اس جواب پر حق قبول کرلیں گے، آپ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے فتاویٰ رضویہ کافی ہے ہم کو کسی کی ضرورت نہیں، جبکہ آپ ہی نے بریلی شریف میں حضرت علامہ تحسین رضا خاں صاحب علیہ الرحمۃ کے جنازہ کے موقع پر مجھ سے کہا تھا، آپ کا جملہ نقل کر رہا ہوں ''ارے یار! میرا معاملہ علامہ سے حل کرادو'' اور میں نے کیا کہا تھا کہ جب بات بریلی کی آجائے تو وہاں سمجھوتا کرنا چاہئے اس لیے کہ بریلی ہمارا مرکز ہے، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو مجھے سب کچھ یاد ہے ذرا ذرا

اہل ناگپور کو گمراہ نہ کریں

سن لیں یہی حکم شرع ہے آپ کے نانا جان کے اوپر حکم کفر پلٹا، باوجود علمائے اکابر کے سمجھانے اور بار بار مطالبہ کرنے کہ انہوں نے توبہ نہیں کیا، بغیر توبہ کے دنیا سے رخصت ہوئے، حکم حضرات کے بتانے کے باوجود توبہ ورجوع سے انکار اور ٹال مٹول نہ خطا فی الفکر، نہ ذہول، نہ شبہ بلکہ خطاء فاحش، اور جو خطاء فاحش کا مرتکب ہو اس کے مزار پہ بازار لگانا، عرس فاتحہ کا اہتمام ہرگز ہرگز درست نہیں، آپ کو توفیق توبہ نہ ملے الگ امر ہے لیکن دیگر اہل ناگپور کو گمراہ نہ کریں۔

نبیرۂ اعلیٰ حضرت کا اظہار برأت

نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ توصیف رضا خاں صاحب اور علامہ عبد الستار ہمدانی صاحب نے برأت ظاہر کرکے یہ بتادیا کہ ضرورت مند نواسوں کے سوا حقائق سے

آگاہ پوری جماعت اہلسنت مفتی غلام محمد صاحب سے بیزار اور بری ہے، علامہ سید حسینی میاں، حضرت علامہ مفتی ناظر اشرف صاحب، حضرت علامہ مفتی محمد منصور صاحب، حضرت علامہ مولانا فخر الدین صاحب جیسے ذمہ دار علماء نے نہ نانا جان کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ آج تک کبھی ان کی قبر پہ گئے، جن لوگوں کو دھوکہ دیکر آپ لے گئے انہوں نے برأت ظاہر کرکے احقاق حق اور ابطال باطل کا حق ادا کیا ہے۔

ہمارا مرکز بریلی شریف ہے
اور مفتی غلام محمد صاحب کے خلاف مرکز کا فیصلہ ہے

میں گذارش کروں گا تمام اہل ناگپور اور بالخصوص علماء، ائمہ سے کہ اس قسم کے عرس وفاتحہ میں ہرگز نہ جائیں، اپنی عاقبت کی فکر کریں، مفتی غلام محمد صاحب کا عرس وفاتحہ نواسوں کی مجبوری ہوسکتی ہے آپ کی نہیں، ہمارا مرکز بریلی شریف ہے، مرکز کا مرکزی فیصلہ جو حضور تاج الشریعہ نے مجلس محاکمہ میں انیس کانچ والے کے یہاں سنایا وہ آخری، غیر متبدل اور فتاوی رضویہ وشریعت کے عین مطابق ہے اس کا مخالف جاہ پرست، حریص الدنیا، متعصب اور آخرت سے بے پرواہ ہے۔

۲۰۱۶ء میں ناگپور کے اندر حضور تاج الشریعہ نے فیصلہ نہیں کیا بلکہ جو فیصلہ مجلس محاکمہ میں تقریباً پندرہ سال پہلے ہوچکا تھا اس کا سرِ عام اعادہ کیا، اس لئے کہ نانا اینڈ کمپنی اہل ناگپور کو فیصلہ شرعیہ سے متعلق گمراہ کررہی تھی کہ ابھی غلام محمد صاحب کا مسئلہ زیر تحقیق ہے، اس لئے حضرت نے ناگپور کے اندر سابقہ فیصلہ کو دہرایا اور یہ فرمایا کہ ہم اور محدث کبیر اپنے اس فیصلہ پر قائم ہیں، وہ فیصلہ غیر متبدل ہے۔

فتاویٰ رضویہ سے ویڈیوگرافی کا ثبوت پیش کیجئے

آپ کا دعوی ہے کہ آپ مسلک اعلیٰ حضرت اور فتاویٰ رضویہ پر قائم ہیں بلکہ

آپ کے مدرسے کا کوئی فرد بھی اس کی مخالفت کرے تو خیر نہیں، چلیے بتائیے کہ فتاوی رضویہ کی وہ کون سی عبارت ہے جس سے ویڈیو گرافی کا جواز ثابت ہوتا ہے؟ آپ فتاوی رضویہ اور مسلک اعلی حضرت پہ نہیں اپنے فقیہ عصر کے بدلتے ہوئے مسلک پہ عامل ہیں، آپ کی وہ ویڈیو جسمیں علامہ توصیف رضا صاحب کا ذکر ہے اس میں معلوم نہیں کس مقصد کے تحت آپ کے منہ پہ اسٹیکر لگا ہے جبکہ درجنوں ویڈیو آپ نے اپلوڈ کیا ہے بتائیے کہ یہ کس کا مسلک ہے؟

عجیب وغریب دعویٰ

آپ کہتے ہیں کہ دنیا میں کوئی پیدا ہی نہیں ہوا ہے جو یہ ثابت کردے کہ نانا جان کا عرس وفاتحہ ناجائز ہے، آپ ہی کی طرح طاہر الپادری پر جب علماء نے حکم شرع لگایا تو اس نے بھی یہی کہا کہ اگر ہم سنی نہیں تو روئے زمین پر کسی ماں نے سنی جنا ہی نہیں۔ معاذ اللہ

علامہ توصیف رضا خاں صاحب نے نانا کو مفتی نہیں لکھا

مفسر اعظم حضرت علامہ ابراہیم رضاں خاں عرف جیلانی میاں علیہ الرحمہ کے خلاف فتوے کا آپ نے ذکر کیا کہ آپ کے نانا جان نے جواب دیا، آپ نے یہ بھی کہا ہے حضرت توصیف میاں صاحب سے کہ اگر آپ غلام محمد خاں صاحب کو مفتی نہیں مانتے تو حضرت جیلانی میاں علیہ الرحمۃ کے دفاع میں جو ان کا فتوی ہے اس کا بھی انکار کردیجئے، ہم کہہ رہے ہیں کہ اگر نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ توصیف رضا خان صاحب مفتی غلام محمد صاحب کے نام کے ساتھ مفتی لکھ بھی دیتے تو اس سے فیصلۂ شرعیہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا، مفتی لکھنے سے حکم نہیں بدلتا، رہی بات فتوے سے انکار کرنے کی تو آپ جانشین ہیں، سارے بھائی بہن ملکر غلام محمد صاحب کے اس

دفاعی فتوے کو واپس لے لیجئے، اور اعلان کردیجئے کہ چونکہ توصیف میاں صاحب نے غلام محمد صاحب کو مفتی نہیں لکھا اس لیے وہ فتویٰ ہم لوگ وارث ہونے کی حیثیت سے واپس لے رہے ہیں، اس کا مطلب ہوا کہ نانا جان کے فتوے اس لیے ہوتے تھے کہ جب وقت پڑے تو اسے اپنے دفاع کے طور پر استعمال کیا جاسکے۔ مفسر اعظم علیہ الرحمہ کے خلاف حاصل کئے گئے فتوے عندالشرع صحیح نہیں تھے اور بلاشبہ صحیح نہیں تھے، اس لیے کہ بعض وہ حضرات جن کو اعلیٰ حضرت اور خانوادۂ رضویہ سے خلقۃً بغض وعناد اور حسد ہے ان کی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ کسی طور پہ خاندان رضا کی شخصیات کو بدنام کیا جائے، درحقیقت مخالفین خانوادۂ رضویہ نے ایک کتاب کی ایک عبارت کو سوال کے طور پہ بعض مفتیان کرام کے سامنے پیش کیا اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اس عبارت کے ذریعہ قرآن حکیم کی توہین کی گئی ہے لہذا کتاب کے مصنف کے سلسلہ میں کیا حکم ہے، اس استفتے کے جواب میں مفتیان کرام نے آپ کا ذکر کردہ فتویٰ دیا تھا، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہی پتہ نہیں کہ علامہ ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں کی طرف منسوب وہ کتاب ان کی تصنیف کردہ ہے، اس لیے کہ وارث علوم اعلیٰ حضرت سیدی مرشدی حضور تاج الشریعہ علامہ شاہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان سے جب اس سلسلے میں سوال ہوا تو آپ نے حضرت جیلانی میاں صاحب علیہ الرحمہ کی تصنیف ہونے سے لاعلمی ظاہر فرمائی، اور فرمایا کہ والد گرامی نے کبھی اس کتاب کا نہ ذکر کیا اور نہ میں نے کبھی سنا، نہ مذکورہ کتاب دیکھی، کہ اس نام کی کوئی کتاب حضرت کی ہے، اور اگر بالفرض وہ کتاب حضرت جیلانی میاں کی ہو بھی تو کیا ضروری کہ وہ عبارت جس پر فتویٰ طلب کیا گیا مصنف کی ہو، اور اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ وہ عبارت بھی مصنف ہی کی ہے تب بھی اس سے مصنف کی شخصیت پہ کوئی فرق نہیں پڑتا، اس لیے کہ

قرآن حکیم، احادیث نبویہ اور روزمرہ کے بول چال میں سیکڑوں ایسی مثالیں ملیں گی کہ افہام وتفہیم کے لیے محاورات اور امثال کا استعمال ہوتا ہے اور اس کا اعتبار صرف سمجھنے سمجھانے کی حد تک ہوتا ہے، اس موضوع پر اپنی تشفی کے لیے حضرت مولانا محمد اسلم رضا مصباحی کا مطبوعہ مضمون ''استخواں پیش سگاں کی فہمائش'' کا مطالعہ کر لیجئے۔ جانشین حجۃ الاسلام حضرت علامہ ابراہیم رضا خاں رحمہ اللہ کے سلسلے میں مخالفین کے ذریعہ حاصل کیے گئے فتوے اور مفتی غلام محمد صاحب کے سلسلہ میں فیصلۂ شرعیہ کے درمیان کوئی مطابقت ومناسبت نہیں۔

مفتی غلام محمد صاحب نے مجلس محاکمہ میں اپنے اوپر ہونے والے اعتراض کا معقول جواب نہ دیا، اور مولانا شمیم احمد نوری کا کفر ثابت نہ کر سکے، اسی مجلس میں حکم حضرات نے غلام محمد صاحب سے توبہ ورجوع کا مطالبہ کیا اس مجلس میں نواسہ صاحب تو تھے نہیں، البتہ حضرت علامہ سید حسینی میاں صاحب ضرور تھے، غلام محمد صاحب کے سلسلہ میں فیصلۂ شرعیہ جو یقیناً فیصلۂ حقہ اور غیر متبدل ہے جبکہ حضرت علامہ ابراہیم رضا خاں صاحب جیلانی میاں قدس سرہ العزیز کی طرف ایک عبارت منسوب کی گئی اور اس کی بنیاد پر فتویٰ حاصل کیا گیا، چونکہ فتویٰ حاصل کرنے والے لوگ در پردہ اور بعض موقعوں پر علی الاعلان خانوادۂ رضویہ کی مخالفت کرتے رہے ہیں اور ان کا وہ استفتا اسی حسد اور عداوت کی بنیاد پر تھا، حضرت جیلانی میاں علیہ الرحمہ کی ذات اس سے بے نیاز تھی اور ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت جیلانی میاں کے سلسلہ میں فتویٰ دینے والے حضرات یا دیگر کسی عالم دین نے کبھی کوئی زبان نہ کھولی، جبکہ غلام محمد صاحب کے شہر کے لوگوں نے اور ذمہ دار علماء نے ان کی نماز جنازہ تک نہ پڑھی اور آج تک اس فیصلۂ شرعیہ پر جاننے والے تمام حضرات قائم ہیں۔

اعتراف خطا کے بعد توبہ کرلیا ہوتا

یہ ساری صعوبتیں صرف ایک غلطی کی وجہ سے برداشت کرنی پڑ رہی ہیں، اعتراف خطا کے بعد توبہ کرلیا ہوتا تو نہ آپ کی راتوں کی نیند حرام ہوتی نہ فقیہ عصر کی بے وجہ مدد کی ضرورت پڑتی۔

آپ ویڈیو میں ادب اور تعظیم وتکریم بتا رہے ہیں کہ ہمیں یہی سکھایا گیا ہے، آپ کے کتابچے پڑھ کر اندازہ ہوگیا کہ آپ کتنے مؤدب ہیں اور جس نانا نے ادب سکھایا ہے ان کا حال آپ نے خود ہی بغداد شریف میں بیان کیا تھا، پہلے آپ کتنے مؤدب ہیں وہ پڑھیے، ''اے میرے مرشد برحق کو گالیاں دینے والو! اور کافر لکھ کر ہماری راتوں کی نیند حرام کرنے والو! مناظرے کے لئے آؤ ناگپور میں تمہاری علمی نسل سے تعلق رکھنے والا کوئی ہو تو اسے بھی لاؤ (کتابچہ ضیائے حقانیت ص ۱۹) ان حضرات سے ہم نے پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ گمراہ گر مولوی سے دور رہیں کہ اسے اپنا لکھا سمجھ میں نہیں آتا بلکہ بسا اوقات اپنی تحریروں میں یہ گمراہ گر مولوی بدعتی ضابطوں کا اختراع کر کے اس سے غلط حکم شرع بتاتا ہے۔ (حوالہ سابق ص۱۹/۲۰)

حضور محدث کبیر جن کو آپ کے نانا نے مولانا شمیم نوری کے مسئلے میں اپنا حکم تسلیم کیا، ان کے بارے میں آپ کہتے ہیں کہ ان کے بیانات میں بہت ساری غلطیاں ہیں، یہ تو جناب کا ادب رہا۔

نانا جان کا ادب یہ ہے کہ حضور تاج الشریعہ کو کچھوچھی مفتی، شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی کو پوربی مفتی اور محدث کبیر جن کی شاگردی اور مہربانی سے جناب مصباحی کہلا رہے ہیں ان کو لکھا کہ یہ تو حدیث کے طالب علم بھی نہیں ہیں، ان تینوں حضرات کے متعلق نانا شریف کے یہ اقوال بدسناتے وقت آپ کتنے مسرور

تھے شاید یاد ہو؟ نانا جان نے ازہری میاں کو یوں کہا، علامہ کو یوں کہا، مفتی شریف الحق کو یوں کہا، حالانکہ آپ کے نانا جب اتنے ہی قابل تھے تو نہیں شارح بخاری اور علامہ کی ضرورت کیوں پڑی تھی مولوی خلیل بجنوری کے مقابلے میں؟ خلیل بجنوری کو دھول نانا جان نے نہیں، چند منٹوں میں محدث کبیر نے چٹائی تھی اور نانا جان کی علمی لیاقت اور مناظرانہ صلاحیت کا علامہ ہی نے ناگپور میں بھانڈا پھوڑ کیا،

مجھے لگتا ہے کہ شریف نواسے کے لیے اتنا بہت ہے اور اگر ضرورت پڑی تو ہم نانا اور نواسوں کی پوری کہانی تفصیل سے اس طرح مرتب کر دیں گے کہ نانا کے حمایتی جو زندہ ہیں ان کی راتوں ہی کی نہیں دن کی اونگھ بھی مشکل ہو جائے گی اور صرف زندوں کی نیند نہیں حرام ہوگی بلکہ جو قبر میں ہیں وہ اوپر والوں سے زیادہ پریشان ہونگے۔

فیصلۂ شرعیہ یقیناً حتماً جزماً لازماً حق وصحیح و درست اور غیر متبدل ہے، اس کی مخالفت دنیا کا لالچی اور شریعت پر جرأت کرنے والا مرکز اہلسنت کا مخالف ہی کرے گا۔

علماء اور عوام کو دھوکہ اور فریب میں نہیں آنا چاہئے، مفتی غلام محمد صاحب کی موت بے توبہ ہوئی اس لیے عرس وفاتحہ ناجائز، اس میں شرکت قطعاً غلط ہے۔

اگر عرس وفاتحہ کرنا ہے تو حضور غوث اعظم کا عرس کیجئے، سرکار خواجہ غریب نواز کا عرس کیجئے، سرکار تاج الاولیاء بابا تاج الدین کا عرس کیجئے، نانا کے عرس سے چندہ وصولی کا کام ہوسکتا ہے جبکہ غوث وخواجہ کے عرس سے روحانی فیض بھی ملے گا اور نفسانی وشیطانی دھوکے سے حفاظت بھی ہوگی۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ یوں فریاد ہم کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

مسلک اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو
زندگی دی گئی ہے اسی کے لیے

اختر قادری خلد میں چل دیئے
خلد وا ہے ہر اک قادری کے لیے